S_1997_3_90_94

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3ایس سی آر

راجیش کمار اور دیگر

بنام۔

انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرز (انڈیا)

25جولائی1997

ایم۔ایم۔پنچھی اور کے۔وینکٹاسوامی، جسٹسز

تعلیم:

انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرز (انڈیا)-امتحانات-کچھ امیدواروں کے امتحانات میں غیر منصفانہ ذرائع اور غیر منصفانہ طریقہ کو اپنانے کے لیے روکے گئے نتائج-امتحان دہندگان کی وضاحتیں قبول نہیں کی گئیں-مذکورہ امتحان دہندگان کے نتائج منسوخ کر دیے گئے-مذکورہ امتحان دہندگان میں سے دو کی طرف سے سول عدالت کے سامنے مقدمہ-جب معاملہ عدالت عالیہ کے سامنے آیا تو اس نے انسٹی ٹیوٹ کو اس معاملے کو دوبارہ طے کرنے کی ہدایت کی-اس بار انسٹی ٹیوٹ نے امتحان دہندگان کی صلاحیت کی جانچ کے لیے ایک نیاء طریقہ اپنائی اور ان کے خلاف معاملے کا فیصلہ کیا-منعقد ہوا، درخواست گزاروں کے امتحانات کے نتائج کو منسوخ کرنے اور انہیں نااہل کرنے کے انسٹی ٹیوٹ کے احکامات۔دو کامیاب امتحانات دائرہ اختیار میں تھے اور منسوخ کر دیے گئے ہیں-انسٹی ٹیوٹ کو امتحان دہندگان کے نتائج کا فوری اعلان کرنا چاہیے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5057۔

1996 کے سی ڈبلیو پی نمبر 9699 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 10.7.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایم۔کے۔دعا۔

جواب دہندہ کی طرف سے ڈاکٹر شنکر گھوش، پی۔اڈی، گھنشیام جوشی اور اے۔کے۔دتہ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

دو اپیل کنندگان، راجیش کمار اور ہر بیر سنگھ یکم جون 1990 کو مدعا علیہ انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرز (انڈیا) کے زیر اہتمام اے آئی ایم ای گروپ 'بی' کے امتحان میں حاضر ہوئے۔ان کا مرکز ٹیگور اسکول، کرنال میں تھا۔امتحان میں شرکت کرنے والے نگران عملے کی طرف سے نقل کرنے یا کسی غیر منصفانہ طریقہ کا کوئی معاملہ کبھی نہیں دیکھا گیا یا اس کی اطلاع نہیں دی گئی۔اکتوبر 1990 میں کہیں نہ کہیں، 11 دیگر امتحان دہندگان کے ساتھ دونوں اپیل گزاروں کو مدعا-انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ایک جیسے نوٹس موصول ہوئے جن میں نقل کرنے اور اس میں مذکور بدعنوانی کے الزامات پر ان کی وضاحت طلب کی گئی تھی۔نوٹس کے محرکات یہ تھے کہ امتحان دہندگان کی جوابی کتابوں کا جائزہ لینے والے معائنہ کار نے اطلاع دی تھی کہ 13 امتحان دہندگان نے اتنا ہی نقل کرنے کا سہارا لیا تھا جتنا کہ امتحان میں کچھ سوالات کے ان کے جوابات بالکل ایک جیسے تھے اور اس بنیاد پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ امتحان دہندگان نے غیر منصفانہ طریقے اختیار کیے تھے۔دونوں اپیل گزاروں نے الزامات پر اپنے جوابات پیش کرتے ہوئے کہا کہ جوابی کتابوں میں مماثلت اسی نصابی کتابوں سے تیاری کا نتیجہ ہو سکتی ہے جو بازار میں دستیاب ہیں اور نقل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا جیسا کہ امتحان دہندگان کے اجلاس کے منصوبے سے ظاہر ہوتا ہے۔مزید یہ کہا گیا کہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے قریب نہیں تھا اور سب مختلف کمروں میں تھے۔زیر بحث پیپر کو 'مقدار، سروے اور تشخیص'-سیکشن بی کے نام سے جانا جاتا تھا۔امتحان دہندگان کی درخواست انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے منفی تھی اور ہر امتحان دہندہ کو بتایا گیا کہ سال 1990 کے امتحان کے اس کے نتائج منسوخ کر دیے گئے تھے اور اسے انسٹی ٹیوٹ کے امتحانات کے فوراً بعد یعنی سال 1991 کے موسم گرما تک، غیر منصفانہ ذرائع اور بدکاریوں کو اپنانے کی وجہ سے دونوں میں حاضر ہونے سے روک دیا گیا تھا۔

ناراض ہو کر، کلدیپ راج میں شامل ہونے والے دو اپیل گزاروں نے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ میں 1991 کی دیوانی درخواست نمبر 4259 کے ذریعے انسٹی ٹیوٹ کے مدعا علیہ کے حکم کو چیلنج کیا، جسے جب اس عدالت ڈویژن بنچ کے سامنے رکھا گیا تو اسے 19 نومبر 1991 کو دیوانی مقدمہ دائر کرنے کی اجازت کے ساتھ واپس لینے کی اجازت دی گئی۔اس کے بعد، ان تینوں رٹ درخواست کنندگان نے فوجداری مراسلے کو کالعدم قرار دینے اور انسٹی ٹیوٹ کو اپنے نتائج کا اعلان کرنے کے لیے لازمی ان جنکشن کے لیے سول عدالت سے رجوع کیا۔انسٹی ٹیوٹ نے مقدمے کا مقابلہ کیا، ضروریات کے مسائل وضع کیے گئے۔فریقین کی طرف سے پیش کردہ استدعاوں اور شواہد پر غور کرنے پر، ٹرائل عدالت نے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ کا غیر متزلزل حکم، جس کی کوئی وجہ نہیں تھی، اور یہ نتیجہ کہ مدعی غیر منصفانہ ذرائع

سے مجرم تھے، بغیر کسی بنیاد کے تھا۔انسٹی ٹیوٹ کو مدعیوں کے نتائج کا اعلان کرنے کی ہدایت دی گئی۔پہلی اپیلٹ عدالت نے انسٹی ٹیوٹ کے کہنے پر اپیل میں ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور حکم نامے کو الٹ دیا جس میں اس موقف کے ساتھ مقدمہ خارج کر دیا گیا کہ جب مدعی اپنی نااہلی ختم ہونے کی مدت کے بعد بعد کے امتحانات میں حاضر ہوئے تھے، تو اس کا حکم دینے میں کوئی مقصد پورا نہیں ہوگا۔

عدالت عالیہ کے سامنے دوسری اپیل میں، مدعی کامیاب ہوئے کیونکہ وہ اس عدالت کے فاضل واحد جج کو اپنے مقدمے کی وجہ سے پیدا ہونے والے تعصب کے بارے میں قائل کرنے میں کامیاب رہے جب مدعی سے متعلق جوابی کتابیں، جیسا کہ فاضل واحد جج کے سامنے رکھی گئی تھیں، انکوائری میں مدعی کے سامنے نہیں رکھی گئیں تھیں اور دوسرا ان کے بیٹھنے کا نمونہ/منصوبہ ایسا تھا کہ نقل کرنے کا سوال کبھی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔آخر میں، یہ پیش کیا گیا کہ فیصلہ سازی کے عمل میں ایک غیر معمولی عنصر پیدا ہوا تھا کہ مدعی نااہل ہونے کی مدت کے بعد امتحانات میں بغیر کسی بنیاد کے حاضر ہوئے تھے، کیونکہ یہ دعوی کیا گیا تھا کہ مدعی میں سے کوئی بھی اس کے بعد کے کسی امتحان میں نہیں بیٹھا تھا۔اس صورت حال میں، عدالت عالیہ نے اپیل کی اجازت دی، پہلی اپیلٹ عدالت کی طرف سے منظور کردہ حکم نامے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ کو مدعیوں کو سماعت کا مناسب موقع فراہم کرنے کے بعد اس معاملے کا دوبارہ فیصلہ کرنے کی ہدایت کی جو ان کے خلاف مواد کا انکشاف کرے اور ان کی درخواست پر غور کرے۔انسٹی ٹیوٹ کو مزید ہدایت کی گئی کہ وہ قانون کے مطابق ایک تفصیلی اسپیکنگ آرڈر منظور کرے۔

جب یہ معاملہ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فاضل واحد جج کے احکامات کی تعمیل میں لیا گیا تو دونوں اپیل گزاروں کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھی رٹ درخواست گزار کو بھی نوٹس بھیجے گئے۔مؤخر الذکر نے بظاہر ایسا کیا۔موقع کا فائدہ نہیں اٹھایا لیکن دونوں اپیل کنندگان نے کیا۔وہ کلکتہ میں پیش ہوئے اور اٹھائے گئے شکوک وشبہات کے بارے میں انسٹی ٹیوٹ کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔انسٹی ٹیوٹ نے حیرت انگیز طور پر تمام مواد کو ایک طرف رکھ دیا، جس کی درخواست گزاروں کے خلاف استعمال ہونے کی توقع تھی۔وہ مواد جو امتحان سے متعلق تھا جیسے جوابی کتابیں اور نشست کا منصوبہ وغیرہ۔اس کے بجائے، انسٹی ٹیوٹ نے اپیل کنندہ کی صلاحیت کی جانچ کے لیے ایک نئی تکنیک کا انتخاب کیا، جو دونوں اپیل کنندگان کے سلسلے میں منظور کیے گئے یکساں احکامات سے ظاہر ہوتا ہے، جو ذیل میں اخذ کیے گئے ہیں:

''امیدوار نے بتایا کہ اس نے پروفیسر کی کتاب " تخمینہ اور لاگت " سے مشورہ کیا۔تیاری کے مقصد کے لیے بی این دتہ۔یہ کتاب ہیڈ کوارٹر میں ادارے کی لائبریری سے حاصل کی گئی تھی اور امتحانی ڈسپلنری کمیٹی

کے اراکین اور سیکرٹری اور ڈائریکٹر جنرل نے مذکورہ کتاب کے حوالے سے امیدوار کی طرف سے اپنی جوابی کتاب میں لکھے گئے جوابات کی جانچ پڑتال کی اور مشاہدہ کیا کہ امیدوار کی طرف سے لکھے گئے جواب کا کافی حصہ بالکل وہی تھا جو کتاب میں چھپا ہوا متن تھا۔

امیدوار سے کہا گیا کہ وہ کتاب کے کسی بھی چھوٹے پیراگراف کو پڑھنے کے لیے وقت نکالیں اور اسے سیکرٹری اور ڈائریکٹر جنرل کی موجودگی میں یکساں شخلیں کے لیے جمع کریں تاکہ امتحان کے دوران مختلف جوابات کے لیے مذکورہ کتاب کے متن کی درست شخلیں کے اپنے دعوے کا جواز پیش کیا جا سکے۔امیدوار درخواست پر عمل کرنے میں ناکام رہا۔"

ادارے نے مزید مشاہدہ کیا:

''ای ڈی سی اور ایس ڈی جی کے اراکین نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ ایک ہی موضوع میں ایک ہی سنٹرل کے اس امیدوار سمیت 13 امیدواروں کی طرف سے اسی طرح کی بدعنوانی کو اپنانے کی رپورٹ ایگزامینر اور ای ڈی سی سے موصول ہوئی تھی، مقدمات کی جانچ پڑتال کے بعد، انفرادی طور پر ایک ہی سزا دی گئی جس سے ان سب کو 1991 کے سرا متحانات میں شرکت کرنے سے روک دیا گیا۔اس امیدوار اور دو دیگر کے علاوہ سب نے ادارے کے فیصلے کو قبول کر لیا تھا۔"

سابقہ مراسلے کو دونوں اپیل گزاروں نے 1996 کی تحریری درخواست نمبر 9699 کے بذریعے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیا تھا۔اس بار، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے باقاعدہ دوسری اپیل میں فیصلے میں دی گئی فاضل واحد جج کی طرف سے مقرر کردہ مینڈیٹ اور انکوائری کے پیرامیٹرز کا حوالہ دیے بغیر، 10.7.96 پر محدود رٹ پٹیشن کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے اپنائے گئے طریقہ کار کو اس عدالت کی طرف سے من مانی یا غیر منصفانہ وارنٹنگ مداخلت نہیں کہا جا سکتا۔اس حکم کو اس اپیل میں چیلنج کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیلی حقائق کے ریزیومے نے انسٹی ٹیوٹ کے ان اراکین کے ذہنوں کو واضح بصیرت دی جنہوں نے فیصلہ یا اپیل گزاروں کی قسمت طے کی۔دستیاب مواد اور بیٹھنے کے انداز سے متعلق باقاعدہ دوسری اپیل میں عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کی طرف سے ظاہر کردہ شکوک وشبہات اور یہ بھی کہ اپیل کنندگان نااہلی کی مدت ختم ہونے کے بعد کبھی بھی بعد کے امتحانات میں نہیں بیٹھے تھے، کو ادارے نے آسانی سے نظر انداز کر دیا۔ان حالات میں یہ فرض کرنا غلط نہیں ہوگا کہ اگر انسٹی ٹیوٹ کے ممبران اس مواد کی گرفت میں ہوتے تو نتیجہ اپیل گزاروں کے حق میں جاتا۔آسانی سے، جتنا میں میدان کو فتح کرنے کے لیے دیگر عوامل کو

متبادل کے طور پر لایا گیا، اپیل کنندگان کو وہاں ایک کریمنگ ٹیسٹ میں ڈال دیا گیا، اور پھر منٹوں کے معاملے میں ان کی یادداشت برقرار رکھنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لیے۔ تمام خواندہ مرد ایک مقررہ وقت پر طالب علم رہے ہیں لیکن سب پریشان نہیں ہوئے ہیں۔ جلدی یاد کرنے والے ایک بھی پڑھنے سے اپنا مقصد حاصل نہیں کر پاتے۔ یہ مطلوبہ نتیجہ حاصل ہونے تک دنوں اور دنوں کے لیے ایک مسلسل کوشش ہے۔ کریمرز کا ایک دوسرے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ کریمنگ کے مشترکہ ذریعہ کے طور پر کسی کتاب کا متن کوئی تعلق قائم نہیں کرتا ہے۔ یہ بذات خود امتحان میں غیر منصفانہ ذرائع کو اپنانے کے لیے ہجوم کرنے والوں کے درمیان کسی سازش کا ثبوت نہیں ہوسکتا جب تک کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے مواد موجود نہ ہو کہ جوابی کتابوں کی نقل کی گئی تھی، جو امیدواروں میں سے کسی ایک کی جوابی کتاب سے نکلی تھی، یا براہ راست اس کتاب سے جو دوسروں کے ذریعے نقل کرنے کی طرف لے جاتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے مجموعی غور وفکر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے اراکین کا خیال تھا کہ اگر دونوں اپیل گزاروں کی درخواست قبول کی جائے تو انہیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس لیے انہوں نے اپیل گزاروں کو راحت دینے سے انکار کرنے کے بارے میں سوچا۔ اس طرح کے نتائج کو انسٹی ٹیوٹ کے غور وفکر کے بعد آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ منصفانہ طریقہ کے مفاد میں یہ عدالت اس طرح اصلاحی خوراک دینے کے لیے قدم اٹھائے گی۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور دونوں اپیل گزاروں کی اپیل کی اجازت دیتے ہیں جس میں متنازعہ مراسلے کی تاریخ (ضمیمہ P-6)14.12.1990 کو کالعدم قرار دیا گیا ہے انصاف کے مفاد میں معاملے کو بند کرنے کا حکم دیتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ درخواست گزاروں کے امتحان کے نتائج کو منسوخ کرنے اور انہیں دو کامیاب امتحانات کے لیے نااہل قرار دینے کے انسٹی ٹیوٹ کے احکامات دائرہ اختیار سے بالاتر ہیں اور اس لیے کالعدم قرار دیے گئے ہیں، مدعا علیہ انسٹی ٹیوٹ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپیل گزاروں کا نتیجہ فوری طور پر اعلان کرے۔

اس حتمی نتیجے کے ساتھ، اپیل کی اخرجات کے ساتھ اجازت ہوگی۔

آر۔ پی

اپیل منظور کی جاتی ہے۔